



M.A.LIBRARY, A.M.U.



PE16958

[illegible]

سپید بخت منور تاباں ہے
 بزم بزم جود و سحر ہے
 چرخ چرخ آفتابان و کیا
 سر و رخسار خورشید و کیا

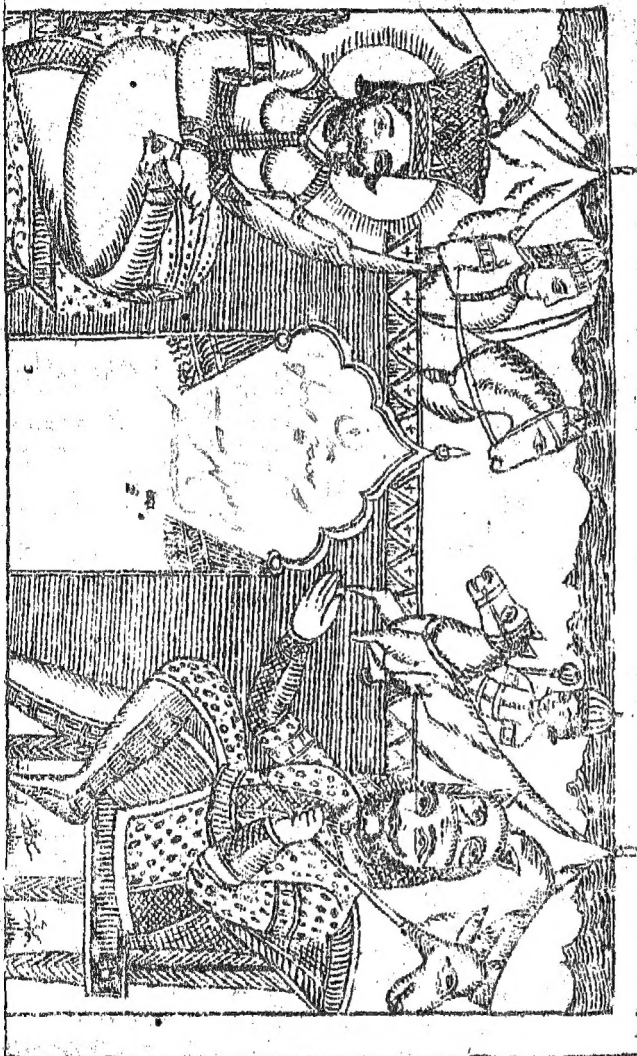
یہ سہراب لوگوں سے کہنے لگا	کوئی آگے جا سوس کاوس کا
نمود اپنی و کہلا گیا اب بیان	خشب لیگیا آن کرے بگمان
حوض زندہ کا جسی دم جا رکون	اکرون ایک نشا گویں غرق خون
پنچھون سحر زندہ کاوس کو	ملاؤں تیر خاک و خون تلوس کو
زبان پر شہا سہراب کے پتھن	ادھر شام سے رستم سیلین
یہ کہتا تھا اسے بادشاہ جہان	کرون کیا میں سہراب گلاب بیان
جوان قوی پہ کھل رزور مند	قلا و سکا سے مانند نخل لبند
کھٹک نہیں سمین کچھ زنیلا	بھینہ سے ہم نکل سام سوار
چاہے سب چرخ فیروز رنگ	بد اور پیریت ہم جو جو جنگ
شی اور کیسی بہت اندم و نیم	پراپینی سہراب و نیم کی رزم

داستان جستن سہراب نشان رستم از عجیب
 و ہومان و باربان و نیافتن سراغ

یہ سہراب لوگوں سے کہنے لگا
 نمود اپنی و کہلا گیا اب بیان
 حوض زندہ کا جسی دم جا رکون
 پنچھون سحر زندہ کاوس کو
 زبان پر شہا سہراب کے پتھن
 یہ کہتا تھا اسے بادشاہ جہان
 جوان قوی پہ کھل رزور مند
 کھٹک نہیں سمین کچھ زنیلا
 چاہے سب چرخ فیروز رنگ
 شی اور کیسی بہت اندم و نیم

یہ سہراب لوگوں سے کہنے لگا
 نمود اپنی و کہلا گیا اب بیان
 حوض زندہ کا جسی دم جا رکون
 پنچھون سحر زندہ کاوس کو
 زبان پر شہا سہراب کے پتھن
 یہ کہتا تھا اسے بادشاہ جہان
 جوان قوی پہ کھل رزور مند
 کھٹک نہیں سمین کچھ زنیلا
 چاہے سب چرخ فیروز رنگ
 شی اور کیسی بہت اندم و نیم

سید واکین من ترک جنگ از ما
 رسا دل بین ازین شاهان
 که چون خوار و افروخته
 از خاک بر او زمین خفت
 که یک عالم سراسر
 از او سیه چون خشت
 که در میان کوهانی درخت
 که در میان کوهانی درخت



که در جنگ ازین شاهان
 رسا دل بین ازین شاهان
 که چون خوار و افروخته
 از خاک بر او زمین خفت
 که یک عالم سراسر
 از او سیه چون خشت
 که در میان کوهانی درخت
 که در میان کوهانی درخت

که در جنگ ازین شاهان
 رسا دل بین ازین شاهان
 که چون خوار و افروخته
 از خاک بر او زمین خفت
 که یک عالم سراسر
 از او سیه چون خشت
 که در میان کوهانی درخت
 که در میان کوهانی درخت

که در جنگ ازین شاهان
 رسا دل بین ازین شاهان
 که چون خوار و افروخته
 از خاک بر او زمین خفت
 که یک عالم سراسر
 از او سیه چون خشت
 که در میان کوهانی درخت
 که در میان کوهانی درخت

کجا چهره پیراب زو چه کمان
 بی شک و یا او شے پانخ وین
 کجا پیراب او شے رطوف سے
 تو سو قیاسے تاکہ جلدی رہا
 جویا پیراب او حکم و یا پیراب
 ہوا پیراب تمذاور کما امی حیر
 اگر جان کنی یہ جانی ہے تو
 شہنشاہ کا خیمہ بھی ہوگا مگر
 کروں ورنہ تن سے تر اسر جدا
 کیا اتنی پیراب سے انکار صفا
 کہ کیا ہے یہ تندی و تر غنیمت
 بہ تن کی خیمہ کو خیمہ کہ نہیں
 بی جی میں ہے تو بہانہ ہے کیا

سر پرچہ کہستم پہلوان
 کہ وہ زرا طستان سوا یامین
 کہ تہا لشکران تہمتن مجھے
 کروں مجھ پر صوف لطف عطا
 جویا پیراب کما چکر ہی
 نہیں یہ تندی بات کو پیراب
 تو کہہ راستی اب مر کر و پیراب
 تو نہ تہاراب مجھے نہان تاکہ
 کروں قید رہتی سے تہمہ کور
 وہ لایا زبان پر یہ گفتار صاف
 عفت ہے ہر سے ساتر لینہ اب
 تو کہنے سے کہ کسو سے تن کین
 سر پرچہ کہستم کہ شوق سے سر جدا

کجا پیراب او شے رطوف سے
 تو سو قیاسے تاکہ جلدی رہا
 جویا پیراب او حکم و یا پیراب
 ہوا پیراب تمذاور کما امی حیر
 اگر جان کنی یہ جانی ہے تو
 شہنشاہ کا خیمہ بھی ہوگا مگر
 کروں ورنہ تن سے تر اسر جدا
 کیا اتنی پیراب سے انکار صفا
 کہ کیا ہے یہ تندی و تر غنیمت
 بہ تن کی خیمہ کو خیمہ کہ نہیں
 بی جی میں ہے تو بہانہ ہے کیا
 کجا پیراب او شے رطوف سے
 تو سو قیاسے تاکہ جلدی رہا
 جویا پیراب او حکم و یا پیراب
 ہوا پیراب تمذاور کما امی حیر
 اگر جان کنی یہ جانی ہے تو
 شہنشاہ کا خیمہ بھی ہوگا مگر
 کروں ورنہ تن سے تر اسر جدا
 کیا اتنی پیراب سے انکار صفا
 کہ کیا ہے یہ تندی و تر غنیمت
 بہ تن کی خیمہ کو خیمہ کہ نہیں
 بی جی میں ہے تو بہانہ ہے کیا

کہ آتے اب کوئی انداز
 یہ کہ کر لگا کھینچے انداز
 کہ آتے اب کوئی انداز
 یہ کہ کر لگا کھینچے انداز
 کہ آتے اب کوئی انداز
 یہ کہ کر لگا کھینچے انداز

[A large rectangular section containing dense handwritten Persian script, likely a continuation or detailed version of the preceding text.]

سید ابراہیم خاں شکر کو بیچ کر
سوزل انشکر کو بیچ کر
خیال اور دل میں نہ پھیرا
نوان باب سہاگہ کی بیوی
ہوادہ جو کہیں جاے نقد ہوتی
عیش نازی دلاہ و سوز و گما
سید چارہ کیا جبکہ اوسے قضا
زوارہ سے جب کہ چکاپہ سخی

عشرت ہے یہ بیباکی و عشق کو کین
سحر تو ہو اور میرا کزہ گران
تو پھر سو مقابل سر بید رنگ
گیا اپنے لشکر میں سہراب پھر
سرا سر دے میں اپنے رستم کیا
جب آیا تو پوچھا وہ احوال کیا
بڑا ہی دلاور ہے یہ خرو سال
موشتر مین جسمہ تیغ و تیر
ہزار و پاز و دم کار زار
کرے کا خضر باب تجھ کو خدا
زوارہ سے جا کر کھایا سخن
وسے او کو سپہ ہر و شوق کمال
رہے بخت گر ہم قرن ہو خضر

تو جنگ دلیران و واقعت نہیں
ذرا صبر کر شکر آج اسے جوان
سوا اسکے گراب ہو خواہان جنگ
اوسے بھی نہ تھی رزم کی تاب پھر
وہاں سو وہ سہراب جسمہ گیا
تتمتن کو شہ سے کیا پھر طلب
وہ بولا کہ اسے شام فرخ خصال
تن اسکا ہوا ہے سے بھی سخت تر
اشرا و سپہ کرتا نہیں رہنما ر
تسلی اوسے دیکھ شہ نہ کما
شہنشاہ سے خست ہوا اپن
کہ سہراب ہر چند ہے خرو سال
خدا جانے کیا پیش آئے سحر

کسا کر کے نازی لادو کردگار
شاہوں کرم کامین میدار
تو بندہ خواہ پر کر مجھے شعیب
بدانہ پیش مغلوب ہو دشاب

تو کفر و کبر
ادھر سہلین کا یہ حال تھا
ادھر چلے سہراب جنگ و زما
پہلوان ہوا رام نر
جب پہلوان ہو رفت جنگاں
قوی باز رفت کی مثال ہے

بے پناہوں او زمین کی بات نشان
وہی مان تو جو کہیں کیا تباہان
جہان کی کجی میرا ہے
سہراب کو اور کسے نہ پھیرا
سوزل انشکر کو بیچ کر
سید ابراہیم خاں شکر کو بیچ کر

اگرین عهد و پیمان منم
 دشمنان من این کیستند و دوستان
 من کیستند و حواریان و یاران
 پیمان آن که بر سر دستند و کشتان
 و خاکستند و چو تو کجای و چو من
 و دشمنانی چو کجا بودی و کجا
 و دوستانی چو کجا بودی و کجا
 و این عهد و پیمان منم

لیکن یہ ستم نہیں فرمیں ہمارے
وہ سمجھا کہ یہ راست گفتار ہے

جنگ رستم و سهراب بر وز دوشم وزیر آمدن

سید

ہوا مہر تابان جو پر تو فک
 ہیں گز رہ خوش پر پہ سوار
 ولے نرم سہراب کادل ہوا
 تہمتن سے پہلے ہوا صلح جو
 مصمم کیا تو نصاب دل میں کیا
 یہ بہتر ہے ہم تم تنوں رزم خواہ
 ہم محض آراؤ می نوش ہوں

تو سہراب اور ستم بلیق
 گئے سوئے میدان پہے کا زار
 سوا الفت و مہر ناکل ہوا
 کہا دوہیں یہ ہنس کر کہ اسی تند خو
 ارادہ لڑائی کا یا صلح کا
 کرین رستی اور شام و بگاہ
 بچنگک فی و موطب گوش ہوں

[illegible]

پیکر

مستطیق کشف بودید بیان
نہیں چاہا کہ قفس جان
توان میں ہی نشانی کو طاف خون بد
تو کیل ہو اس کا شکی اگر
فونچا سرب لولہ وین
چو پیکر کہ استغراب

کیا اور ستم فسون دیوں کیا
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
کیا اور ستم فسون دیوں کیا

لگے کہ زکشتی کشتی کشا
گیا آگ آگ آگ آگ آگ آگ آگ
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
تو ستم فسون دیوں کیا
خدا کی خیر خیر خیر خیر خیر
تو ستم فسون دیوں کیا
یہ چاہا کہ اسے اسکو عرق ہو
لگا گئے ستم فسون دیوں کیا
اور اسے زچہ سب کوئی ایک بار
مگر وہ دگر بار روز آزا
کہ ستم فسون دیوں کیا
فوض ماشہ اوٹھایا دین کہیتہ
لڑا اپنے لشکر کے خدا کی داد

یہ کہ کروہ دیونون یل نادر
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
جو اور خروشتہ چون پل
جو کہ نیچہ ایک ایک کہ بند کو
دین سے بہم پستہ رستم حوی
اگر خاک پر جب یل نامور
لیا کھینچ چھتہ ستم فسون دیوں کیا
کیا حیلہ رستم شاد و سوت و ان
سیان کے یہ آئین ندین ریندر
تو سر کو کہ اسے او سکتی سے جدا
او سے فوت و در و سکو لاوی زیر
یہ سکو و او سکتی او سکتی سکتی
گیا پھر وہ ستم فسون دیوں کیا

یہ کہ کروہ دیونون یل نادر
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
جو اور خروشتہ چون پل
جو کہ نیچہ ایک ایک کہ بند کو
دین سے بہم پستہ رستم حوی
اگر خاک پر جب یل نامور
لیا کھینچ چھتہ ستم فسون دیوں کیا
کیا حیلہ رستم شاد و سوت و ان
سیان کے یہ آئین ندین ریندر
تو سر کو کہ اسے او سکتی سے جدا
او سے فوت و در و سکو لاوی زیر
یہ سکو و او سکتی او سکتی سکتی
گیا پھر وہ ستم فسون دیوں کیا

یہ کہ کروہ دیونون یل نادر
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
جو اور خروشتہ چون پل
جو کہ نیچہ ایک ایک کہ بند کو
دین سے بہم پستہ رستم حوی
اگر خاک پر جب یل نامور
لیا کھینچ چھتہ ستم فسون دیوں کیا
کیا حیلہ رستم شاد و سوت و ان
سیان کے یہ آئین ندین ریندر
تو سر کو کہ اسے او سکتی سے جدا
او سے فوت و در و سکو لاوی زیر
یہ سکو و او سکتی او سکتی سکتی
گیا پھر وہ ستم فسون دیوں کیا

یہ کہ کروہ دیونون یل نادر
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
جو اور خروشتہ چون پل
جو کہ نیچہ ایک ایک کہ بند کو
دین سے بہم پستہ رستم حوی
اگر خاک پر جب یل نامور
لیا کھینچ چھتہ ستم فسون دیوں کیا
کیا حیلہ رستم شاد و سوت و ان
سیان کے یہ آئین ندین ریندر
تو سر کو کہ اسے او سکتی سے جدا
او سے فوت و در و سکو لاوی زیر
یہ سکو و او سکتی او سکتی سکتی
گیا پھر وہ ستم فسون دیوں کیا

یہ کہ کروہ دیونون یل نادر
کیا اور ستم فسون دیوں کیا
جو اور خروشتہ چون پل
جو کہ نیچہ ایک ایک کہ بند کو
دین سے بہم پستہ رستم حوی
اگر خاک پر جب یل نامور
لیا کھینچ چھتہ ستم فسون دیوں کیا
کیا حیلہ رستم شاد و سوت و ان
سیان کے یہ آئین ندین ریندر
تو سر کو کہ اسے او سکتی سے جدا
او سے فوت و در و سکو لاوی زیر
یہ سکو و او سکتی او سکتی سکتی
گیا پھر وہ ستم فسون دیوں کیا

یہ بول کر اسے جان بڑھانے لگا
 دیکھ کر اس نے ہنس کر کہا
 کہ میں تو کبھی بھی مارا نہیں
 ہوں یہ بولا اور ہرگز نہیں
 بچھڑا گا نہ ہرگز کوئی دیکھ
 کہ ہوں لگا کر تیرا ہوا
 یہی آپ کو پتہ ہے جو میں ہلاک
 کروں اپنے بیٹے کو بھروسہ جان
 یہ سہرا بولا کہ کیا فائدہ

ہلاک عدم جان و نہل ہوئی
 ویا جا بے بالا سے پہنچ رہی
 کرے گا ہلاک آنکرا و جوان
 کہ ہے نام رستم مرے باپ کا
 تو گلین جو رستم پیلتن
 جب آیا اور ہوش تب نالہ کہ
 ترے پاس تم کا کیا ہوا نشان
 جہاں سبکی آنکھوں میں جو وہ سیاہ
 کہہ رہا تھا اے کرو کشور کشا
 ولے تو اور کچھ نہ مانگی ہوا
 کہہ رہا ہے بازو پر پیر سے مندا
 جو کہ ولوں زہ اور کہ اولن شجو
 تو رستم نے ہر شور و نالہ کہا

تنہا سبیل کچھ نہ چل ہوئی
 جو دیامین اب ہو ہو سک کرین
 مرا بپ تھک جو چھوڑا گیا وان
 کہ نام کیا اوستے تب یوں کہا
 جب اوس خستہ تن کو سنایہ سخن
 پیرا ہو کے ہوش بس خاک پر
 لگا کھنڈے اوس سے گر یہ کہنا
 کہ میں ہیں سبخت رستم ہوں آہ
 یہ سہرا بپ نے سکے پاسخ دیا
 بہت گرم الفت ہر اول ہوا
 نشانانی تو دیکھ اب زہ کر کے وا
 نہیں زخم و آب ہا طاقت مجھے
 وہ مرہ جو دیکھنا زہ کر کے وا

نہیں چارہ نہ ہرگز قصا
 تھپتھپاتا سہرا بپ
 اوہر رستم گرو تھا تو گر
 جو دیکھا کہ خوش بیل نامدار
 گھر لگا بہت دیر سے یہاں

فصل دوم در بیان
 کہ رستم کی والدہ کی طرف سے
 کہ رستم کی والدہ کی طرف سے
 کہ رستم کی والدہ کی طرف سے
 کہ رستم کی والدہ کی طرف سے
 کہ رستم کی والدہ کی طرف سے

یہ سہرا بپ نے ہر شور و نالہ کہا
 کہ میں تو کبھی بھی مارا نہیں
 ہوں یہ بولا اور ہرگز نہیں
 بچھڑا گا نہ ہرگز کوئی دیکھ
 کہ ہوں لگا کر تیرا ہوا
 یہی آپ کو پتہ ہے جو میں ہلاک
 کروں اپنے بیٹے کو بھروسہ جان
 یہ سہرا بولا کہ کیا فائدہ

[illegible]

اگر زندہ رہتا تو ہر ایک پر
 پیر بزرگ کا کرم
 جگرختہ نے جو کراوس دم کہا
 کہا ہر پیرم نے گور ز کو
 جو ہے خاص تر نوشا روہ لا
 وہین آ کے پیش شہ نامہ لا
 لگا کہنے سنکر یہ شاہ جہان
 کہ جس سے ہر سہا ب پیر نہایت
 پیر پیر درختہ صفات
 کہ کیا کیا مجھے نالام کہا
 کیا سرکشی سے نہ پاس ادب
 سخنا سے و شکار کہہ کر گیا
 سو اسکے سہا ب کی گفتگو

بیان کیا کہ وہ بیٹھ رہا تھا
تھمتن یہ سنکر ہوا درویش
گیا آپ پیش شہر ارجمند
محل میں تھا اور دم شہر ہو
برآمد ہوا تب یہ پوچھی خبر

فشان سہل کا نام
جو اپنے لیے
انفیس اور تھکے کی
تاشا پور میں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہو سناو سکر ماتم میں پیر و جوان
گیا شاہ کاؤس تھم کے پاس
کھا سخت ماتم ہے اور قہر و
ہرک کو ہے آخر ہی جگہ ز
سجہد اب تو دانا و شیر ہے
کیا عرض ستم نے اوتا جا رہا
وے یہ صیت ہے سہرا بکی
یہی عرض کرنا ہوں اب بار بار
کہ وہاں کی حریت کو تو تم نگاہ
کر وخصمت او سکوی خیر و قرار
ہوا اب جو تجھ پر پہنچ واکم
پڑیا کیا میں نے تیرا سخن
کیرین مجھ سے گو ترک لب سرکشی

خروشان و گریان و ناکہ کمان
جو دیکھا تو وہ ہر بہت سجاس
وے کچھ نہیں چارہ او نیکم و
کوئی دیر جاوے کوئی زور و
شکبیا کی و صبر درکار ہے
ہوا سو ہوا کچھ نہیں اختیار
کہ ترکوں پہ کچھ نہ لشکر کشی
یہ لطف و کریم کا ہوں سیدار
نہو سے پر اگر نہ واسکی سیما و
یہ سنگر کا کہنے یوں سہرا یار
تو میرے بھی دل کو ہار و غم
مجھے پاس خاطر ہے اسے پلین
کروں میں نہ نہاں لشکر کشی

خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان

خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان

خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان

خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان

خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان
خروشان و گریان و ناکہ کمان

